REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۱

شمارہ ۲۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۳ ہجری   ۳۰ وفاء ۱۳۷۱ ہش   ۳۰ جولائی ۱۹۹۲ء

اخبارِ احمدیہ

بفضلہٖ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیریت ہیں۔ الحمدُ للہ۔

احباب کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور رُوح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین +

تزکیہ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض کا راز پنہاں ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"خدا تعالیٰ نے انسان کو زبان دی اور ایک دل بخشا ہے صرف زبان سے کوئی فتح نہیں ہو سکتی دلوں کو فتح کرنے والا دل ہی ہوتا ہے۔ جو قوم صرف زبانی ہی زبانی جمع خرچ کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ وہ کبھی بھی فتحیاب نہیں ہو سکتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا نمونہ دیکھو کہ کیا ان کے پاس کوئی ظاہری سامان تھے؟ ہرگز نہیں مگر پھر بھی باایں ہمہ کہ وہ بے سر و سامان تھے اور دشمن کثیر اور ہر طرح کے سامان اسے مہیا تھے ان کو خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی بے نظیر کامیابیاں عطا کیں بھلا کہیں کسی تاریخ میں ایسی کامیابی کی کوئی نظیر ملتی ہے؟ تلاش کر کے دیکھ لو مگر لاحاصل پس جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسکی دنیا ٹھیک ہو جائے خود پاک دل ہو جاوے نیک بن جاوے اور اسکی تمام مشکلات حل اور دکھ دور ہو جاویں اور اس کو ہر طرح کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا کامیاب ہو گیا۔ بامراد ہو گیا وہ شخص جسنے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔ تزکیہ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔ فلاح صرف امور دینی ہی میں نہیں بلکہ دنیا و دین میں کامیابی ہو گی نفس کی ناپاکی سے بچنے والا انسان کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ دنیا میں ذلیل ہو۔ میں یہ قبول نہیں کر سکتا کہ فلسفہ ہیئت اور سائنس کا ماہر ہونے سے تزکیہ نفس بھی ہو جاتا ہے۔ ہرگز نہیں البتہ یہ مان سکتا ہوں کہ ایسے شخص کے دماغی قویٰ تیز اور اچھے ہو جاتے ہیں ورنہ ان علوم کو روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ بعض اوقات یہ امور روحانی ترقی کی راہ میں ایک روک ہو جاتے ہیں اور آخری نتیجہ اس کا بجز اس خوش قسمت کے کہ وہ فطرت سلیم رکھتا ہو۔ اکثر کبر و نخوت ہی دیکھا ہے کبھی نیکی اور تواضع ان میں نہیں ہوتی۔" (ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۹۲)

"تزکیہ نفس بڑا مشکل مرحلہ ہے اور مدار نجات تزکیہ نفس پر موقوف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا اور تزکیہ نفس بجز فضل خدا میسر نہیں آسکتا یہ خدا تعالیٰ کا اٹل قانون ہے لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا اور اس کا قانون جو جذب فضل کے واسطے ہمیشہ سے مقرر ہے وہ یہی ہے کہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جاوے مگر دنیا میں ہزاروں ایسے موجود ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ جو ہم بھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہیں نیک اعمال بجا لاتے ہیں اعمال بد سے پرہیز کرتے ہیں۔ اصل میں ان کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ ان کو اتباع رسول کی ضرورت نہیں مگر یاد رکھو یہ بڑی غلطی ہے اور یہ بھی شیطان کا ایک بڑا دھوکہ ہے کہ ایسا خیال لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام پاک میں تزکیہ اور محبت الٰہی کو مشروط باتباع رسول رکھا ہے تو کون ہے کہ دعویٰ کر سکے کہ میں خود بخود ہی اپنی طاقت سے پاک ہو سکتا ہوں سچا یقین اور کامل معرفت سے۔ پر ایمان ہرگز ہرگز میسر ہی نہیں آسکتا۔ جب تک انبیاء کی سچی فرمانبرداری اور محبت اختیار نہ کی جاوے گناہ سوز ایمان اور خدا کو دکھا دینے والا یقین بجز اقتداری اور غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیوں کے جو انسانی طاقت اور وہم و گمان سے بالاتر ہوں ہرگز ہرگز میسر نہیں آسکتا۔" (ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۹۲)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۰ر وفا ۱۳۷۱ ہش

اسلام آزادیٔ مذہب کا سب سے بڑا علمبردار ہے

روزنامہ "اجیت" جالندھر شمارہ ۲۸ر جون میں جناب جگ سنگھ گیانی کا ایک مضمون بعنوان "کوئی بھی دیش موت کی سزا نہیں دے سکے گا" شائع ہوا ہے۔ مضمون میں گیانی جی نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ آئندہ کے لئے کوئی بھی ملک موت کی سزا نہیں دے سکے گا۔ اس تحریک میں اب تک ۸۰ ممالک شامل ہو چکے ہیں۔ مزید لکھا ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق وہ پہلے دس ملک جن میں سب سے زیادہ موت کی سزا دی گئی ہے

چین۔ ایران۔ ملیشیا۔ نائیجیریا۔ پاکستان۔ سعودی عرب۔ سومالیہ۔ ساؤتھ افریقہ سابقہ سوویت یونین اور امریکہ ہیں۔

● ۔ گیانی جی اپنے مضمون میں آگے لکھتے ہیں اسلام میں کٹڑ واد اور مذہبی تعصّب اس قدر پایا جاتا ہے کہ کئی اسلامی حکومتوں میں اپنے مخالفین کو موت کی سزا اس قدر بے رحمی سے دی جاتی ہے کہ انہیں پتھر مار مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔

● ۔ مزید لکھتے ہیں کہ اسلام میں کسی کو زبردستی اپنے مذہب میں شامل کرنے کی اجازت ہے۔ اور اگر کوئی نہ مانے تو اُس کو قتل کرنے، لوٹ لینے یا کسی ماں بہن کی بے حرمتی کرنے کی نہ صرف کھُلی اجازت ہے بلکہ اس کو عین ثواب سمجھا جاتا ہے آگے لکھتے ہیں دنیا کا کوئی اور مذہب اس طرح کا ظلم کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

گیانی جی کا مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے صرف آج کل کہ بعض مسلم ممالک کے رویّہ سے متاثر ہو کر یہ مضمون لکھا ہے ورنہ قرآن مجید کے مطالعہ کا آپ کو کبھی اتفاق نہیں ہوا کسی بھی مذہب پر صرف وہی اعتراض کیا جا سکتا ہے جو کہ اس مذہب کی بنیادی الہامی کتاب پر پڑتا ہو ورنہ کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کے قابل اعتراض افعال و کردار کی وجہ سے اس مذہب پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ پس اسلامی عمل وہی ہوگا جو قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہو۔ دنیا میں کروڑوں لوگ ہیں جن کا کسی نہ کسی مذہب سے تعلق ہے جو شراب پیتے ہیں، بُرے عمل بھی کرتے ہیں، قتل و غارت، بھی کرتے ہیں بلکہ بعض دفعہ بڑے بڑے مذہبی لیڈر بھی ایسے کاموں میں ملوث ہو جاتے ہیں تو کیا یہ کہا جائے گا کہ گورو گرنتھ صاحب، انجیل، گیتا، یا قرآن مجید کی یہ تعلیم ہے۔

پس قرآن مجید نے کہیں ایسی تعلیم نہیں دی کہ کسی کو زبردستی اپنے مذہب میں شامل کرو، لوٹ مار کرو، یا مذہبی تعصب، یا کٹڑ واد کو دنیا میں پھیلاؤ بلکہ قرآن مجید نے تو مشرکین کے مٹی اور پتھر کے بتوں تک کو گالی دینے سے منع کیا ہے۔ اگر بعد میں آنے والے بادشاہوں یا ظاہر پرست مولویوں نے ایسا کیا ہے تو مذہب اسلام کے مطابق اپنے بُرے اعمال کے وہ خود جوابدہ ہیں۔ اسلام کے روشن اور نورانی چہرے پر ان کے کردہ اعمال کا کوئی اثر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف فرمایا ہے۔ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ آیت: ۲۵۷) کہ دین کے قبول کرنے کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں نیز فرمایا مَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔ اب ایسی پاک تعلیم کی موجودگی میں یہ کہنا کہ اسلام میں کسی کو زبردستی اپنے مذہب میں شامل کرنے کو ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے نہایت ظالمانہ بات ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے عالمگیر سطح پر انسان کی عزت اور انسان کے ضمیر کی آزادی کو قائم کیا ہے آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے تاریخی خطبہ میں فرمایا تھا

"اے لوگو تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ (یعنی آدم) بھی ایک تھا۔ سنو کسی عربی کو غیر عربی پر کوئی فضیلت نہیں، اور نہ غیر عربی کو عربی پر کسی قسم کی فوقیت ہے نہ سیاہ کو سُرخ پر نہ سُرخ کو سیاہ پر ..... تا قیامت تمہارے مال تمہاری جانیں اور عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ تم تمام انسان خواہ کسی قسم یا کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔"

جہاں تک اسلام میں موت کی سزا کا تعلق ہے صرف دو ہی مواقع پر سزائے موت دی جا سکتی ہے۔

(۱)۔ قاتل کو جس نے عمداً کسی انسان کو قتل کیا ہو۔

(۲)۔ حملہ آور کو یا جنگ میں مدمقابل کو۔

اور یہ سزائیں فطری سزائیں ہیں اور آج بھی تمام مہذب اقوام و ممالک میں یہی طریق جاری ہے۔ قاتل کو جس کا قتل کرنا ثابت ہو سزائے موت دی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو انسانی جان کی قدر و قیمت قائم نہیں رہتی۔ دوسرے قاتل کو سزائے موت ملنے کے نتیجہ میں مقتول کے ورثاء میں فطری جوش ختم ہو کر دو خاندانوں کی آپسی لڑائیاں جن سے مزید کئی جانوں کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ختم ہو جاتی ہیں۔ اور میدان جنگ میں حملہ آور کو اگر موت کے گھاٹ نہ اتارا جائے تو محترم گیانی صاحب خود ہی فرمائیں کہ کیا جنگ کے شروع ہو جانے پر مدمقابل کے لئے پھولوں کے ہار بنا کر لے جاتے ہیں، یا کچھ اور ہاتھ میں ہوتا ہے۔ پس یہی وہ دو مقامات ہیں جہاں اسلام قتل کی اجازت دیتا ہے اور یہ نہایت فطری بات ہے جسے کوئی کاغذی قانون ختم نہیں کر سکتا۔

اسلام میں منکرین اسلام کو پتھر مار کر مار دینے کا حکم ہرگز نہیں ہے۔ قرآن مجید میں پتھر مارنے یا سنگسار کرنے کی سزا کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا۔ تمام قرآن مجید آپ پڑھ لیں آپ کو کہیں اس قسم کی سزا نہیں ملے گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کے بعض مجرموں کو سنگساری کی سزا دی تھی لیکن یہ سزا قرآن مجید میں نازل ہونے والی زنا کی سزا سے پہلے کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل یہ تھا کہ جب تک قرآن مجید میں کوئی حکم نازل نہ ہوتا آپ توراۃ کے احکامات کی پیروی فرماتے تھے لیکن جب قرآن مجید میں کوئی واضح ارشاد نازل ہو جاتا تو آپ قرآنی احکامات کی پیروی فرماتے تھے۔

پس ہم ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ اسلام میں منکرین اسلام یا مرتدین کو قتل کرنے کا کہیں بھی حکم موجود نہیں بلکہ اسلام تو امن و سلامتی کا مذہب ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اسلام سب مذاہب سے بڑھ کر آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ منکرین اسلام سے اسلامی جنگیں صرف اور صرف آزادیٔ مذہب کے سوال پر ہی ہوئی تھیں۔ ورنہ ان کا کوئی اور مقصد نہیں تھا۔

جہاں تک اس بارہ میں آج کل بعض مسلم فرقوں کا خیال یا مسلم ملکوں کا طرزِ عمل ہے اسے ہرگز اسلامی نہیں کہا جا سکتا۔ چنانچہ پاکستان کے موجودہ قانون کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک عزت کرنے والے کو سزائے موت دی جاتی ہے یہ بھی پاکستان کا خود تراشیدہ قانون ہے جس کا اسلامی شریعت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ کیا پاکستان کے حکمران عیسائی ملکوں کو بھی اس بات کی اجازت دیں گے کہ وہ اپنے ملکوں میں رہنے والے ان تمام مسلمانوں کو سزائے موت دیں جو مسیح کو ابن اللہ نہ جان کر اس کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس طرح کے خلاف اسلام عقائد کی اصلاح کے لئے ہی خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا ہے چنانچہ حضور علیہ السّلام نے نہایت پُر اثر رنگ میں واضح دلائل کے ساتھ ان خلافِ اسلام عقائد کا قلع قمع کیا ہے۔ یہی وہ روشن دلائل ہیں جن کی وجہ سے نورِ بصیرت سے محروم مولویوں کی آنکھیں چندھیا رہی ہیں اور اسی وجہ سے وہ حضور علیہ السلام کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں

"افسوس کہ جس وقت میں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ خبر سنائی ہے کہ کوئی خونی مہدی یا خونی مسیح دنیا میں آنے والا نہیں ہے بلکہ ایک شخص صُلح کاری کے ساتھ آنے والا تھا جو میں ہوں اس وقت سے یہ نادان مولوی مجھ سے بغض رکھتے ہیں اور مجھ کو کافر اور دین سے خارج ٹھہراتے ہیں عجیب بات ہے کہ یہ لوگ بنی نوع کی خونریزی سے خوش ہوتے ہیں مگر یہ قرآنی تعلیم نہیں ہے۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۳-۱۴)

اللہ تعالےٰ مولویان اسلام کو سمجھ عطا فرمائے کہ اگر وہ پیارے دین اسلام کا کچھ بھلا نہیں کر سکتے تو کم از کم اُسے بدنام کرنے والے نہ بنیں۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

آنکھیں کھول کر ان آیات کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھیں جن پر آپ چشم پوشی کرتی چلی جاتی ہیں اور ان سے اندھوں اور بہروں کی طرح سلوک نہ کریں

پس جماعت کو نصیحت ہے کہ تقویٰ سے کام لے اپنے معاشرے کو درست کرے

اگر دل میں تقویٰ کی قیمت ہو تو پھر ہی انسان متقیوں کا امام بننے کی دعا مانگتا ہے

جو گھر اپنی اولاد میں تقویٰ پیدا نہیں کر سکتے جن میں سیاست کے رشتے ہوتے ہیں جو اپنے مطلب کے رشتے نبھایا کرتے ہیں تو ان کی یہ دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ احسان (جون) ۱۳۷۱ ہش ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الفرقان کی درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ
اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَ
مَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝ وَ
الَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا
كِرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ
يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ
بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۝
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝ قُلْ
مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ
فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝

بعدہ حضور انور نے فرمایا:۔

گزشتہ ایک لمبے عرصہ سے کئی خطبات میں خصوصیت کے ساتھ

عائلی زندگی کو بہتر بنانے سے متعلق نصیحتیں

کرتا رہا ہوں اور اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سے مخلصین ہیں جنہوں نے ان نصیحتوں کی طرف کان دھرے اور اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ ان باتوں کو قبول کر کے اپنی گھریلو زندگی کو جنت نشان بنانے کی کوشش کی اور مختلف خطوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فضل سے مردوں نے بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کی اور عورتوں نے بھی ایسا ہی کیا لیکن اس کے باوجود آج بھی یہ سلسلہ ویسے ہی تکلیف دہ واقعات نظروں کے سامنے آتے رہتے ہیں جیسے کل آیا کرتے تھے تعداد میں کچھ کمی ہو گئی ہو گی کچھ لوگوں نے اصلاح کر لی ہو گی اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن احمدیوں میں اب بھی ایسے خاوندوں کی کمی اور ایسی بیویوں کی بھی ایک تعداد موجود ہے جن کی طرز عمل گھروں کو جنت بنانے والی نہیں بلکہ جہنم بنانے والی ہے اور جیسا کہ میں نے اس سے پہلے اس بات پر روشنی ڈالی تھی کہ عائلی زندگی کی خرابیاں ساری قوم پر اثر انداز ہوتی ہیں اور ایک ہی نسل پر نہیں بلکہ آئندہ کئی نسلوں پر اثر انداز ہوتی ہیں اس بات کو مزید یاد رکھنا ضروری ہے کہ گھر ایک ایسی چیز ہے جس کی طرف انسان جب دنیا سے تھک کر آتا ہے تو اگر وہ مرد ہے تو وہ بھی اس تصور سے گھر کی طرف لوٹتا ہے کہ وہاں جا کر تسکین ملے گی دنیا کے جھمیلوں میں پڑنے سے جو تھکاوٹ ہو گئی ہے وہ دور ہو گی اور راحت اور تسکین کے سامان میسر آئیں گے عورت بھی اسی خیال سے گھر کی طرف لوٹتی ہے یا خیال ہے اس کو بھی گھر کی طرف لوٹنا چاہئے لیکن ایسے گھر جہاں میاں بیوی میں جھگڑے چلتے ہوں ایسے گھر جو سیاست کا شکار ہوں جہاں صرف میاں بیوی کے آپس کے اختلاف ہی کار فرما نہیں بلکہ اس کے رشتہ داروں کی دخل اندازیوں کی وجہ سے کئی قسم کی سیاستیں کھیلی جاتی ہوں ایسے گھر ہمیشہ جہنم کا نمونہ بنے رہتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بہت گہرے اور وسیع نقصانات ہیں میں دوبارہ ان کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ اس سے پہلے تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں ایک گھر ہی نہیں اجڑتا بلکہ نسلیں اجڑ جاتی ہیں اور گرد کے بسنے والوں پر برا اثر پڑتا ہے معاشرے پر بد اثر پڑتے ہیں اور کئی قسم کی بد عادتیں قوم میں پھیل جاتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے اندر کوئی کشش نہیں رہتی جن کی عائلی زندگیاں جہنم کا نمونہ ہوں اور لوگ قریب آنے کی بجائے ان سے دور بھاگتے ہیں۔

میں نے یہ نصیحت بھی کی کہ اگر اصلاح آپ کے بس میں نہیں ہے تو قرآن کریم نے ایک دعا سکھائی ہے جو ایسی مؤثر اور ایسی موزوں ہے کہ جہاں جہاں عائلی خرابیوں کے اثرات پہنچتے ہیں وہاں وہاں اس دعا کا اثر تریاق کے طور پر سرایت کر جاتا ہے۔ یہ آئندہ نسلوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ اور موجودہ زمانے کو بھی ہر قسم کی خرابیوں کا توڑ اس دعا میں سکھایا گیا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کے باوجود کئی گھر بدنصیبی سے اس دعا کے فائدے سے محروم رہتے ہیں میں نے اس خیال سے دوبارہ ان آیات پر غور کیا کہ ایسی مؤثر دعا قبول کیوں نہیں ہو رہی یا کم سے کم بعض گھروں کی صورت میں نہیں ہو رہی تو معرفت کے بعض ایسے نکتے ہاتھ آئے کہ میں نے سوچا جماعت کو بھی ان میں شریک کروں قرآن کریم نے جہاں جہاں دعائیں سکھائی ہیں وہاں ان دعاؤں کا ایک ماحول بھی بتایا ہے۔ جیسے بیج اُگنے کے موسم ہوتے ہیں جیسے فصلیں کاٹنے کے موسم ہوتے ہیں اور انہی موسموں میں بیج بوئے جاتے ہیں، جو بونے کے موسم ہیں اور انہی موسموں میں فصلیں کاٹی جاتی ہیں جو کاٹنے کے موسم ہیں وہ موسم ایک زمیندار کے لئے یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کب کاشت کرنی ہے، کب پھل کاٹنا ہے پھر زمینیں مختلف قسم کی ہیں آب و ہوا کا اختلاف ہے یہ ساری باتیں بتاتی ہیں کہ کون سا پودا کس جگہ صحیح معنوں میں کاشت کیا جا سکتا ہے یا نصب کیا جا سکتا ہے اور کس فضا میں وہ پھل دے گا۔ قرآن کریم کی دعاؤں پر جب میں نے اس نقطہ نگاہ سے غور کیا اور توجہ اسی دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوئی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ

ہر دعا کا موسم بیان فرمایا گیا ہے

اس کا ضمناً بیان فرمایا گیا ہے۔ تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ کونسی دعائیں کس طرح کی جائیں، تو مقبول ہوتی ہیں اور کیوں مقبول ہوتی ہیں کیا باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ نہ پیدا ہوں تو دعاؤں میں اثر پیدا نہیں ہوتا۔ اصولاً طور پر

بھی دعا سے متعلق نصیحتیں موجود ہیں کہ اگر دعا کرنی ہے تو مثلاً نیک اعمال کے ذریعہ اس کو طاقت دو۔ کلمہ طیبہ دعا کی صورت میں بھی اٹھتا ہے لیکن خدا کے دربار تک تب پہنچتا ہے اگر عمل صالح، نیک اعمال اُسے پمپ کر کے اوپر بھیج رہے ہوں اگر نیک اعمال اس میں اڑنے کی طاقت ہی پیدا نہ کریں تو جانور خالی پیروں سے تو نہیں اڑ سکتا اس کے اندر طاقت ہونی چاہیے۔ پس دعا کا مضمون بہت ہی دلچسپ ہے اور قرآن کریم میں جس رنگ میں بیان ہوا ہے اس کی روشنی میں دعاؤں کی مقبولیت یا نامقبولیت سے متعلق کوئی پہلو ایسا نہیں جو قرآن نے پیش نہ فرمایا ہو۔

اب یہ عائلی زندگی کی بحث ہے اس میں مَیں نے اس سے پہلے کی چند آیات اور کچھ بعد کی آیات چنی ہیں جن میں یہ آیت دعا کے طور پر نصیب ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کہ خدا کے وہ بندے جن کا ذکر ہو رہا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جوڑوں سے خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں اپنے ساتھیوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما وَذُرِّيّٰتِنَا اور آئندہ جو نسلیں جاری ہونی ہیں ان سے بھی آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ اس دعا کا اثر بہت وسیع ہے۔ اور عائلی زندگی سے تعلق رکھنے والے سارے مضامین اس کے تابع آجاتے ہیں۔ اس کے متعلق میں نے پہلے ذکر کیا تھا۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میاں بیوی کے بہت سے اختلافات مثلاً بچوں کے متعلق پیدا ہو جاتے ہیں اور بچوں کی تربیت کے متعلق بھی جو اختلاف ہیں وہ بعض دفعہ بڑی سخت سنگین صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ بعض دفعہ بچوں کی شادیاں نہیں ہو رہی ہوتیں اور اس کی وجہ سے ایک مصیبت بن جاتی ہے بعض دفعہ شادیاں کی جاتی ہیں تو اس انداز سے نہیں کی جاتیں جو خدا کو منظور ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اپنا گھر بھی اور دوسروں کا گھر بھی جہنم بن جاتا ہے تو اس دعا نے ہمیں یہ سکھایا کہ اے خدا! ہمیں ایک دوسرے سے ہی آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب نہ فرمانا بلکہ اپنی اولاد کی طرف سے بھی آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرما۔ وہ لوگ جو اولاد کے حق میں یہ دعا کرتے ہیں ان کو اس دعا کے سیاق و سباق پر بھی نظر رکھنی ہوگی کہ خدا کے نزدیک آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی کیا ہے ورنہ ایک انسان اس نیت سے یہ دعا کرے کہ اے خدا! میری اولاد بڑے بڑے مراتب تک پہنچے، بڑی دولتیں سمیٹے خواہ رشوت کھا کر ہی وہ امیر بنے تو میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملے گی اس کی نیت ہی اگر فتور ہے اگر وہ آنکھوں کی ٹھنڈک کی تعریف ہی نہیں سمجھتا تو خواہ یہ دعا کرے وہ قبول نہیں ہو سکتی۔ اس دعا کا ایک موسم ہے جو اس کے ساتھ بیان ہو چکا اس موسم کے پیش نظر یہ دعا مانگی جائے گی اور اس موسم میں جب مانگی جائے گی تو ضرور قبول ہوگی۔ اس میں آنکھوں کی ٹھنڈک کی تعریف بھی بیان فرما دی ہے ان لوگوں کی محبتیں کس چیز میں ہیں ان کی چاہتیں کیا ہوتی ہیں۔ ان کی آرزوئیں کیا ہیں ان کو کیا چیز پسند ہے یعنی وہ مومن جس کی پسند یہ ہو جن کی چاہتیں یہ ہوں جن کی آرزوئیں یہ ہوں وہ جب خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما تو پھر ان کو وہ ٹھنڈک عطا کی جاتی ہے اور ضرور کی جاتی ہے اب بہت سے ایسے جھگڑے ہیں جس میں مَیں سمجھتا ہوں کہ اس دعا کے مضمون کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں اعمال بگڑتے ہیں اور پھر ایک انسان جتنا چاہے یہ دعا مانگے دعا قبول نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر اعمال کا رُخ مشرق کی طرف ہے اور دعا کا مغرب کی طرف ہے تو نتیجہ وہی رہے گا جو اعمال کا رخ ہے کیونکہ یہ قانونِ قدرت ہے کہ اللہ تعالیٰ زبردستی کسی قوم کی تقدیر نہیں بدلا کرتا عمل بتاتے ہیں کہ اصل نیت کیا ہے اور عمل کے بغیر دعا رفعت نہیں پاتی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عمل مشرق کا ہو تو مغرب کی طرف کی دعا کیسے آگے بڑھ سکتی ہے وہ بھی گھسیٹی ہوئی مشرق کی طرف چلی جائے گی اور بالکل اُلٹ نتیجہ پیدا کرے گی۔ میرے سامنے ایسے تکلیف دہ واقعات آتے رہتے ہیں میں چند نمونے آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور اس کے بعد میں آپ کو سمجھاؤں گا اور آپ خود ہی سمجھیں گے کہ جن لوگوں کے یہ اعمال ہوں ان کی دعائیں ان کے حق میں کیسے قبول ہو سکتی ہیں کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔

بعض خاندان ایسے ہیں جن میں

سیاست کے رشتے

ہوتے ہیں بہنیں آپس میں مل کر سر جوڑتی ہیں ساس بھی شاید شامل ہو جاتی ہو۔ بعض اوقات خیالی بھی شامل ہو جاتے ہیں اور ایک قسم کا بجوگ ہوتا ہے اور بہت سے ایسے گھر ہیں جہاں رشتوں سے پہلے ایسی سیاستیں برتی جاتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امیر کی لڑکی لے کر آئیں گے اس کے نتیجہ میں بیٹے کا مستقبل بھی بنے گا اس کے لئے تیاری ہو جائے گی اس کے لئے قرض مانگے جائیں گے شروع میں بے شک نرمی دکھاؤ بے شک شروع میں یہی کہو کہ جی ہمیں تو بیٹی چاہیئے اور کچھ نہیں چاہیئے اور جب یہ رشتہ کر لو اور اگلے کو دستور دے دو تو پھر جب بیٹی قابو آ جائے گی تو اس کے ذریعہ پھر جیب پر ہاتھ آ جاتا ہے اس کے لئے دباؤ ڈالیں گے اور کہیں گے کہ اب یہ کہہ کر اب رو کر بیٹا اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ گیا ہوا ہے مگر جب تک تم مدد نہ کرو گے اس کا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ نہیں کرو گے تو تمہاری بیٹی کی زندگی جہنم بنے گی۔ یہ باتیں جو میں بیان کر رہا ہوں یہ کوئی فرضی باتیں نہیں ہیں واقعتہً خاندانوں میں ایسی بدبختی کی باتیں ہوئی ہیں اور اس کے نتیجہ میں ہر طرف درد بکھر گیا ہے عذاب پیدا ہو گیا ہے۔ ایک معصوم بچی کی زندگی برباد اس کے رشتہ داروں کی زندگی برباد ایسے ایسے معزز شریف خاندانوں میں ایسی باتیں ہوئی ہیں جن کو میں دیر سے جانتا ہوں۔ ان کے اندر خدا کے فضل سے تقویٰ ہے نیکی ہے سادگی ہے اور اس سادگی کی وجہ سے وہ فتنے کی ایسی باتوں میں مبتلا ہو گئے اور دھوکے میں آ گئے اور اب ان کی بچی کے لئے زندگی عذاب بنی ہوئی ہے سارے گھر والوں کے لئے عذاب بن گئی ہے اب ایسا خاندان اگر یہ دعائیں کرے گا کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ اے خدا ہماری بیویوں سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ ہمارے خاوندوں سے ٹھنڈک عطا فرما۔ ہماری اولادوں سے ٹھنڈک عطا فرما تو عملاً وہ جنت مانگ رہے ہیں لیکن ان کے عمل جہنم مانگ رہے ہیں زبان جنت مانگے گی تو خدا تو زبان کی بات نہیں مانے گا عمل کی بات سنے گا اور جیسا کہ قرآن کریم نے اس بات پر خوب اچھی طرح روشنی ڈال دی ہے جو نیتوں کا پھل ہے وہ ان کو ملے گا اور اعمال کے نتیجے ظاہر ہونگے ایسے لوگوں کو قرۃ عین کی بجائے آنکھوں کا عذاب نصیب ہوگا اور آج اگر انہوں نے کسی کو دھوکا دے بھی دیا ہے تو کل دنیا ان کو دھوکے دیگی کیونکہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ یہ دھوکے اُلٹا کرتے ہیں آگے بد نسلیں پیدا ہوں گی کئی قسم کے بہت سے عذاب ہیں جو یہ لوگ مستقبل کے لئے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں بعض ایسے لوگ ہیں جو اپنے

مطلب کیلئے شادیاں

کرتے ہیں ایسے مرد بھی ہیں صرف عورتوں کا قصور نہیں ایسے مرد ہیں جو مثلاً انگلستان یا جرمنی یا دوسرے ملکوں میں آتے ہیں اور پناہ ڈھونڈتے ہیں یا کوئی اور بہانے تلاش کرتے ہیں کہ انہیں یہاں نیشنلٹی NATIONALITY مل جائے مگر ان کی کوئی پیش نہیں جاتی پھر وہ ترکیب سوچتے ہیں کہ شادی کی جائے اور بعض دفعہ ایسی جگہ شادی کرتے ہیں جہاں وہ سمجھتے ہیں کہ اگلے بھی مجبور ہیں بعض بچیوں کی شکلیں خراب ہوتی ہیں۔ بعضوں کی عمریں زیادہ ہو رہی ہوتی ہیں اور وہ اٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ بیچارے ماں باپ بڑی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں وہ بھی ایسی صورت میں شادی کر دیتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ اس وقت اگر وہ غور کریں تو ان کو دکھائی دے سکتا ہے کہ یہ لڑکا مطلب پرست ہے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے شادی کر رہا ہے اس وقت جان کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ایک چیز ایک معمولی عقل والے انسان کو دکھائی دینی چاہیئے لیکن وہ نہیں دیکھتے اور لڑکا بھی بدنیتی سے اور بدبختی سے کچھ دیر کے بعد جب اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے تو ان کی بیٹی کو طعنے دینے لگتا ہے کہ تو بدصورت ہے تو ایسی خبیث ہے تو ایسی ہے کہ تجھ سے اور کس نے شادی کرنی تھی وہ کہتی ہے کہ پھر مجھ سے تو نے کیوں کی میں ویسی ہی تھی ہوں جیسی تم لے کر آئے تھے پہلے تو نے مجھے دیکھا تھا اگر یہ برائی ایسی

پیچ جن سے تمہاری زندگی کا گذارہ نہیں ہو سکتا تھا تو کیوں مجھے ماں باپ کے گھر سے اکھیڑا تو کہنا ہے کہ مجھے تو بہت مل سکتی تھیں اگر میں نے اسائلم ASYLUM لینا تھا تو کوئی گوری بھی گھر میں اٹھا لاتا اس لئے مجھے تمہاری کیا ضرورت تھی تم ہو ہی بدبخت اور بدنصیب اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص اگر ایک گھر کی زندگی برباد کرتا ہے تو وہ کیسے سوچ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے جنت عطا کرے گا۔ ایسے لوگوں کے لئے بسا اوقات اس دنیا میں بھی جہنم کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ اول تو یہ کہ انسان خود اپنی شکل وصورت نہیں بنا سکتا۔ یہ بھی درست ہے کہ طبیعت پر بھی جبر نہیں کر سکتا ایک شخص اگر مزاج کا حسن پرست ہے یا حسن پرست نہ بھی ہو اس کے مزاج میں کم سے کم بعض ایسی لطافتیں پائی جاتی ہیں کہ بعض قسم کی شکلوں سے پیار بھی تو کر ہی نہیں سکتا۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جو شادی سے پہلے اس کے علم میں نہ ہو اپنے آپ کو وہ جانتا ہے۔ جس سے شادی کرنا چاہتا ہے اس کو دیکھا بھالا ہے جب وہ فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لئے اس کا فرض ہو جاتا ہے کہ جس قسم کی بھی چیز ہے لازماً اس کے ساتھ آخر تک گذارہ کرے اور اگر نہیں کر سکتا تو عزت اور احترام کے ساتھ پوری کوشش کے ساتھ دیتے ہوئے اسے اس طرح رخصت کرے کہ اس کی عزت پر، اس کے خاندان، باپ کی عزت پر حرف نہ آئے لیکن یہ چند کوڑیاں کمانے کے لئے گھر سے نکلتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ چاہے خاندانوں کے سکون برباد ہو جائیں انہوں نے کسی قیمت پر بہانہ ڈھونڈ لینا ہے خواہ شادی سے بہانہ ملے یا کسی اور بہانے۔ یہ اگر اس وہم میں مبتلا ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینت ملے گی جزا ملے گی ان کی دعائیں قبول ہوں گی ان کو آئندہ جب بھی شادی کریں گے آنکھوں کی ٹھنڈک بیوی کی طرف سے یا اولاد کی طرف سے ملے گی تو یہ سب قصے ہیں بالکل جھوٹ ہے ایسے لوگوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں جو دعاؤں کے آداب سے ناواقف ہیں۔ ان دعاؤں کے جو تقاضے ہیں، ان کے ساتھ جو لوازمات ہیں ان سے بے پرواہی کرتے ہیں اس دعا کے جو تقاضے ہیں جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں اور وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس شخص نے ان لوازمات کا جو ان دعاؤں کے ارد گرد پھیلے ہوئے ہیں جو اس کا موسم بنا رہے ہیں ان کا خیال کیا لازماً اس کی یہ دعا قبول ہوگی۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ان تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا حق ادا کرتے ہوئے ان لوازمات کو پورا کرتے ہوئے کوئی دعا مانگے اور خدا اس کو رد کر دے جن کی یہ قبول ہوتی ہیں اسی طرح مقبول ہوتی ہیں اور جو ان تقاضوں کو پورا نہیں کرتا وہ فرضی جنت میں ہے کہ میری دعا قبول ہو رہی ہے یا میں نے دعا کا حق ادا کر لیا۔ یہ بہت لمبا مضمون ہے اس میں سے میں نے چند آیات چن کر ساتھ تشریح کرنی ہے وہ میں نے چنی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا بہت سے لوگ ہیں جو گناہوں میں ملوث رہتے ہیں، یہ دنیا تباہ کرتے ہیں۔ خیانت کرتے ہیں ان کی سزا کا اس سے پہلے ذکر ہے، یہ الزام کا ذکر ہے فرمایا: مگر مایوس نہیں ہونا چاہئے ان لوگوں سے جو ... اس کا استثنا ہے اللہ تعالیٰ ... کرنے والوں کو قبول فرماتا ہے ... سے توبہ کریں إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ پھر

از سر نو ایمان لائیں

پہلا ان برائیوں سے توبہ اور پھر حقیقی خدا پر ایمان لائیں جو توبہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے اس سے پہلے ایک فرضی خدا ہے جس کی عبادت کی جا رہی ہے وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اور توبہ کے بعد سچے خدا پر ایمان لانے کے نتیجہ میں نیک اعمال ... فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا یہی وہ شخص ہے جو توبہ میں اللہ کی طرف ... جیسے بچہ ماں کی گود کی طرف جاتا ہے ... اس کا نام توبہ ہے اس طرح یہ لوگ توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی طرف ... فرمایا: وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ ان کی علامت اور علامت یہ ہے کہ جو توبہ کر بیٹھے ہیں وہ جھوٹ نہیں بولا کرتے۔

اب ایسا ... جھوٹ بولتے بار بار ہیں فریب ...

یہ کام لیا جا رہا ہے وہ نور خود منتشر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ الاّ جو ہے ایک طرف برائیوں سے استثنا اور نیکیوں کا ذکر کرتا ہے اور یہ نیک لوگوں کے لئے خوشخبری ہے اور دوسری طرف از خود ان کو جو استثنا سے اندر نہیں آتے، نکال کر باہر پھینکتا چلا جاتا ہے۔ فرمایا: وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ یہ وہ لوگ ہیں جو کبھی جھوٹ نہیں بولتے وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا وہ جب لغو باتوں کے پاس سے گذرتے ہیں تو ان میں ملوث نہیں ہوتے عزت کے ساتھ وہاں سے گذر جاتے ہیں۔ اپنا دامن بچاتے ہوئے نکل جاتے ہیں۔ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ یہ وہ لوگ ہیں جب ان پر ان کے رب کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا وہ اندھوں اور بہروں کی طرح ان سے سلوک نہیں کرتے کہ سنی ان سنی کر دی۔

اس آیت پر پہنچ کر مجھے سمجھ آئی کہ میں بھی تو آیات پڑھ کر ہی سمجھاتا ہوں۔ اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں کہتا تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اس کا ذکر فرما دیا تھا کہ تم لاکھ آیتیں پڑھو جو لوگ خود آیتوں سے صاحب بصیرت والا سلوک نہیں کرتے اور لیسے لوگوں والا سلوک نہیں کرتے جو پوری توجہ سے سنتے ہیں ان کے لئے یہ آیات کچھ بھی فائدہ نہیں دیں گی بیکار جائیں گی وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا یہ سب کرنے والے لوگ وہ ہیں جن کی یہ دعا قبول ہوتی ہے۔ کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا کہ اے خدا ہمارے لئے بطور رحمت نازل فرما مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا ہمارے جوڑوں سے اور ہماری اولاد سے: قُرَّةَ أَعْيُنٍ آنکھوں کی ٹھنڈک وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا اور ہمیں ایسی اولاد عطا فرما اور اولاد در اولاد عطا فرما کہ ہم متقیوں کے امام بننے والے ہوں تو اگر دل میں تقویٰ کی قیمت ہے تو پھر انسان متقیوں کا امام بننے کی دعا مانگتا ہے اور جو گھر اپنی اولاد میں تقویٰ پیدا نہیں کر رہا اور اس کی لذت تقویٰ کے سوا اور باتوں میں ہے تو اس کی یہ دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے جن کے گھروں کی لذتیں دنیا داریوں میں، دنیاوی مال اور فوائد حاصل کرنے میں ہیں ان کی شادیاں اسی طرح دنیا کی خاطر ہوتی ہیں اور ایسی شادیوں کے نتیجہ میں یہ دعا بالکل ہی بے محل اور تمسخر کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے کوئی بھی اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔

پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تقویٰ سے کام لے

اپنے معاشرے کو درست کریں

یہ جو ایک دوسرے سے شادی کی دھوکہ بازیاں ہیں یا حرص رہ گئی ہیں شادی کرنا تو ہے اس کے بعد ... اس کے نتیجہ میں آپ خدا کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں اور آپ کو علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ایسا کرو جیسا کہ نصیحتیں کی گئی ہیں ان لوگوں میں شامل ہو جن کا ذکر ہے کہ وہ توبہ کرتے ہیں اور سچی توبہ کرتے ہیں اللہ کی طرف جھکتے ہیں اور جس طرح بچہ ماں کی گود میں پناہ مانگتا ہے اس طرح وہ رجوع کرتے ہیں اس کی طرف، پہنچتے ہیں پھر ان میں ایک وقار پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ جھوٹ سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کی آیات اُن پر پڑھی جاتی ہیں تو احترام سے ان کو سنتے ہیں وقار کے ساتھ اُن کے ساتھ سلوک کرتے ہیں یہ جب یہ دعا کرتے ہیں تو اس دعا کا لازماً نتیجہ نکلتا ہے اور وہ نتیجہ رہا اسی دنیا کی جزا ہی نہیں بلکہ آخری دنیا کی جزا بھی ہے فرمایا: أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا یہ وہ لوگ ہیں جنہیں جنت میں دوہری منزلوں والے بلند و بالا مکان عطا کئے جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بیان کیا تھا کہ ان کی جنت کی ایک منزل دنیا میں بن جاتی ہے۔ یہاں یہ مراد نہیں ہے کہ جنت میں واقعی دو منزلہ مکان ہوں گے یہ قرآن کریم کا حسن بیان ہے یہ بتانے کے لئے کہ خدا کی رضا کا ایک گھر تمہیں پہلے اس دنیا میں مل چکا ہو گا جنت میں اس سے بھی بالا مکان ملے گا اس کے اوپر اللہ کی رضا کی ایک اور منزل تیار ہوگی۔ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کو دوہرے انعام دیئے جائیں گے اس دنیا کی جنت بھی پا جائیں گے اور اس دنیا کی جنت بھی نصیب ہوگی جو اس دنیا کی جنت سے بالاتر ہوگی بلند تر ہوگی اس دنیا کی جنت سے جو انہوں نے نکالے جانا ہے۔

ہر انسان نے آخر کار لوٹ کے جانا ہے۔ پس فرمایا ہے اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا۔ اس لئے کہ انہوں نے صبر کیا ہے۔ یہ جو صبر والی دوسری بات ہے یہ بھی عائلی زندگی کو بہتر بنانے والوں کو یاد رکھنی چاہیئے دعائیں کریں اور دیانتداری سے ساتھ کوشش کریں کہ حالات بہتر ہوں۔ ایک دوسرے کی کمزوریوں سے درگزر کریں اور معاف کرنے کی عادت ڈالیں اس کے باوجود پھر بھی صبر کی ضرورت ہوگی کیونکہ بعض عادتیں انسانوں میں اس طرح داخل ہو چکی ہوتی ہیں کہ وہ زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں بعض مردوں کو بعض عورتوں کی عادتیں پسند نہیں بعض عورتوں کو بعض مردوں کی عادتیں پسند نہیں ہوتیں اور وہ لوگ جو صبر کرنے والے نہیں ہوتے وہ ہمیشہ ان عادتوں کو اچھالتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو بار بار تنگ کرتے رہتے ہیں اور طعنے دیتے رہتے ہیں اور وہ چند چھوٹی چھوٹی عادتیں ایسی ہیں جو انسانی زندگی کو جہنم کا نمونہ بنا دیتی ہیں۔ ایسی حرکتیں کرنے والے لوگ، ایسے تنگ خیالات والے لوگ، جو ایک دوسرے کی معمولی سی کمزوریوں سے بھی درگزر نہیں کر سکتے وہ دعا بھی کریں گے تو ان کو فائدہ نہیں دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان میں صبر کا مادہ نہیں ہوتا۔ جنت ان کو ملتی ہے جو ساتھ صبر کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں سب کچھ کرنے کے بعد، کوششوں کے بعد، دعاؤں کے بعد پھر بھی دیکھیں گے مثلاً عورتیں دیکھتی ہیں کہ بیچارے مردوں کی بعض کمزوریاں ہیں جو دور نہیں ہو رہیں تو وہ صبر کے ساتھ ان سے گزارہ کریں گی مرد دیکھیں گے کہ بعض بیویوں کی کمزوریاں ہیں جو دور نہیں ہو رہیں بعض ان کے اختیار میں ہی نہیں ہوتیں۔ مثلاً شکل و صورت ہے لازماً وہ شخص جو دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! میری بیوی کی طرف سے مجھے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرما وہ اگر صبر نہیں کر سکتا تو یہ دعا اس کو کیا فائدہ دے گی۔ جب بدصورت بیوی پر نظر پڑے گی تو اس کا دل بھڑکے گا اور جذبات اس کے دل میں اشتعال پیدا کریں گے اور وہ کہے گا کہ میں کس مصیبت میں مبتلا ہو گیا۔ اب شکل تو بیوی نہیں بدل سکتی۔ عادتیں تو کسی حد تک بدل سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

حقیقت پسند بنو

زندگی میں تمہیں مکمل جنت نصیب ہو ہی نہیں سکتی لیکن اگر صبر کرو گے تو اس کے نتیجہ میں تمہارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی اور صبر کرنے والا مشکل حالات میں بھی زیادہ سکون سے زندگی بسر کر سکتا ہے بعض لوگ غریب ہیں روکھی سوکھی کھاتے ہیں اور ان کے اندر بے صبری پائی جاتی ہے ان کے حالات جب بدلتے ہیں تب بھی ناخوش ہی رہتے ہیں اچھا کھانا مل گیا تو اچھے مکان کے لئے بے چین ہو گئے۔ اچھا مکان بھی مل گیا تو اس سے بڑے محل کیلئے بیقرار ہو گئے۔ ہر وقت دل میں ایک کھلبلی سی رہتی ہے کہ کچھ کمی ہے جس کو ہم پورا نہیں کر سکتے اور یہ بیقراری ہمیشہ ان کو بے سکون رکھتی ہے لیکن بعض ہیں جو روکھی سوکھی بھی کھا رہے ہوں تو آپس میں محبت اور پیار کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر خدا کا شکر کرتے ہوئے کھاتے ہیں اور اس کی لذت اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے اندر صبر کا مادہ پایا جاتا ہے اور صبر کے نتیجہ میں واقعۃً وہ سوکھی روٹی بھی زیادہ مزہ دیتی ہے۔ بہ نسبت اس امیر کی مرغن روٹیوں کے جو بے صبرا ہے تو خدا تعالیٰ نے اس دعا کے تتمہ کے جو مضمون بیان فرمائے ہیں اور اس کے پھل لانے کے لئے جو شرائط بیان فرمائی ہیں ان کا حق ادا کریں پھر دیکھیں کہ خدا کے فضل سے کیسا پاک نتیجہ ظاہر ہوتا ہے فرمایا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا۔ ان کو جو بالا جنتیں نصیب ہوں گی، وہ منزلہ مکان نصیب ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دنیا میں انہوں نے صبر سے کام لیا ہے جو کچھ ملا اسی کو جنت بنا لیا اور خدا کی رضا پر راضی رہے اس کے بدلے خدا تعالیٰ ان کو دوسری دنیا میں جو جنت دے گا وہ دائمی ہو گی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ وہ ہمیشہ ہمیش اس جنت میں رہیں گے حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ ان کا مستقر بھی اچھا اور مقام بھی اچھا یہاں حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا میں میرے نزدیک مستقر سے مراد دنیا کی زندگی کا تجربہ ہے اور مُقَامًا سے وہ آخری دائمی ٹھکانہ مراد ہے جو جنت میں نصیب ہو گی جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو دنیا میں خدا کی رضا کی خاطر اپنے گھروں میں عارضی طور پر جنت تعمیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے صبر کی وجہ سے ان کی دعاؤں کی وجہ سے ان کی پاک تبدیلیوں کی وجہ سے ان کو دنیا میں بھی واقعۃً ایک جنت عطا کر دیتا ہے لیکن یہ جنت تو مستقر ہے۔ ایک عارضی ٹھکانہ ہے جیسے موسمی پرندوں کا گھر ہو لیکن ہم ان کو بتاتے ہیں کہ ہم نے ان کے لئے ایک دائمی جنت بھی بنا رکھی ہے جو ان کا آخری مقام ہے اور وہ اس جنت سے بہت بلند تر ہے جو اس دنیا میں انہوں نے پائی ہو گی اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

پھر فرمایا: قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ان کو خوب اچھی طرح سمجھا دو کہ اگر تم دعا نہیں کرو گے جس طرح کہ دعا کا حق ہے تو پھر خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں ہو گی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو دعا کا حق اس طرح ادا نہیں کرتے جیسا بیان فرمایا گیا ہے وہ لاکھ کوششیں کر لیں خدا کی مدد کے بغیر ان کی دنیا کی زندگی سنور نہیں سکتی اور جس کو دنیا کی جنت نصیب نہیں ہو گی اس کو آخرت کی جنت بھی نصیب نہیں ہو گی اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ میرے لئے بہت ہی تکلیف دہ بات ہے کہ مسلسل نصیحتوں کے باوجود آئے دن ایسے خاندانوں کے متعلق جن کو میں دونوں طرف سے جانتا ہوں ایسی خبریں سنتا رہتا ہوں کہ اپنی بیوقوفیوں اور حماقتوں کی وجہ سے یا چھوٹی نظر کی وجہ سے آپ بھی وہ تکلیف میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کے لئے بھی ذریعۂ ابتلا بنا دیا اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی انہوں نے جنت کی تعمیر نہیں کی بلکہ اپنے ہاتھوں سے وہ ایسی بنیادیں کھڑی کر گئے ہیں کہ جن کے نتیجہ میں آئندہ گھروں میں بھی ان کے لئے جہنم ہی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم آج آنکھیں کھول کر ان آیات کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھیں جو ہم پر پڑھی جاتی ہیں اور اندھوں اور بہروں کی طرح ان سے سلوک نہ کریں اگر ہم ایسا کریں گے تو پھر خدا کا وعدہ ہے کہ دنیا میں بھی جنت نصیب ہو گی اور آخرت میں بھی جنت نصیب ہو گی اور آخرت کی جنت بلند تر اور دائمی اور ہمیشہ رہنے والی ہو گی اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(نوٹ: مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ خلاصہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ ادارہ)

تحریک وقفِ نو۔ ابتدائی تعارف

از مکرم سمیع اللہ صاحب سیال وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ نو کی مبارک تحریک ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو فرمائی اس پر جماعت نے قریباً ۸ ہزار بچے اس تحریک میں پیش کئے یہ تحریک نئی صدی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تربیت یافتہ اولاد کا خدا کے حضور تحفہ پیش کرنا ہے اس ضمن میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور فرماتے ہیں:

"دوست یاد رکھیں اگلی صدی ایک بہت بڑی صدی ہے جو ہمارا انتظار کر رہی ہے اس میں بہت بڑے کام ہونے والے ہیں اس صدی کے لوگوں نے بہت رنگ پکڑنے ہیں اور وہ رنگ لے کر انہوں نے اس سے اگلی صدی کی طرف آگے بڑھنا ہے۔"

فرمایا: "اس لئے میں نے گزشتہ سال یہ تحریک کی تھی کہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی میں داخل ہونے کے لئے اپنی منزل سے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ..... اگلی صدی میں اللہ اور اس کے رسول کے عاشقوں کا ایک قافلہ داخل ہو گا .... یہ ایسے لوگ ہوں جن کے دل عشقِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ سے بھرے ہوئے ہوں جن کے خون میں یہ عشق و محبت جاری ہو چکی ہو۔"

اس صدی کی آمد پر خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے جو تحفہ ہم نے پیش کرنا ہے وہ ایسے بچوں کی کھیپ ہے جن کے دل اللہ اور اس کے رسول کے عشق میں سرشار ہوں جو مجاہد اور بہتر سپاہی ہوں حضور فرماتے ہیں:

"یہ تحریک میں اس لئے کر رہا ہوں تاکہ آئندہ صدی میں واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج ساری دنیا سے آزاد ہو رہی ہو۔" (باقی صفحہ ۹ کالم نمبر ۱ پر)

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج!

(مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو (سیرالیون))

"حال ہی میں صحائف قمران پر ایک تحقیقی کتاب "THE DEAD SEA SCROLLS DECEPTION" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ موقر جریدہ "نیوز ویک" کی ۹ مارچ ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں تعارف کتب کے کالم میں اس نئی کتاب پر خیال افروز تبصرہ شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ قارئین بدر کی ضیافت طبع کے لئے پیش ہے۔

خاکسار۔ لطف الرحمٰن محمود

تازہ واردان بساط علم کے لئے صحائف قمران کھال اور کاغذ کے ایک ہزار سے زائد ان منتشر اور دریدہ ٹکڑوں پر مشتمل ہیں جو ۱۹۴۷ء میں ایک بدو نوجوان کو اتفاقاً بحر مردار کے قریب واقع غار میں ملے۔ اس سلسلہ میں خفیہ لین دین اور رات کی تاریکی میں مزید تلاش اور کھوج کے بعد یہ مواد آخرکار "مکتبہ تحقیق بائبل" کے تصرف میں آگیا۔ اس وقت یہ ادارہ مملکت اردن کے مغربی کنارے (WEST BANK) کا حصہ تھا۔ اب اسرائیل کے مقبوضہ علاقے میں واقع ہے۔ اس وقت یہ صحائف وہاں موجود ہیں۔

ان صحائف کا تھوڑا سا مواد شائع ہو چکا ہے اور جب دوسرے لوگ اس مواد کی نقول طلب کرتے ہیں تو انہیں دھتکار دیا جاتا ہے۔ صحائف قمران کے بارے میں اس زیر نظر کتاب میں مصنفین نے یہ حقیقت واضح کی ہے کہ صحائف قمران اب تک اس لئے پوشیدہ اور مستور چلے آتے ہیں کہ مرکز پاپائیت ویٹیکان خائف ہے کہ ان صحائف کے اگر تشریح ہونے سے عیسائیت کی تمام تعلیمات اور عقائد کی عمارت مسمار ہو جائے گی۔

یہ کتمان حق کی ایک واضح مثال ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان صحائف کو دوسرے اہل علم سے چھپانے کے لئے مکتبہ تحقیق بائبل کے ارباب حل و عقد کیوں مصر ہیں۔

"بائبل سے آثار قدیمہ ریویو" "BIBLICAL ARCHAE-OLOGY REVIEW" کے ناشر ہرشل شینکس کے بقول صحائف قمران کے بارے میں اہل دانش کی آراء کو چیلنج کرنے والوں کا تعلق یا تو یسوعین کے JESUITS سے یا رومن کیتھولک جو مزید ریسرچ کے محققین ہیں یا پھر پوپ کے خاص ادارے (PONTIFICAL INSTITUTE) کے علماء ہیں۔ اور رومن کیتھولک علماء کے علاوہ اسرائیل کا محکمہ آثار قدیمہ بھی صحائف قمران کی اشاعت کی راہ میں روڑے ڈال رہا ہے۔ کیا اسرائیلی پارلیمنٹ بھی پوپ کی کٹھ پتلی بن چکی ہے؟

روم کے ارباب کلیسا کی مسلمہ آراء سے اختلاف کرتے ہوئے مصنف نے اپنی کتاب میں ایک نئی خیال افروز توجیہہ پیش کی ہے۔ یہ نظریہ کیلیفورنیا سٹیٹ یونیورسٹی سے رابرٹ آئزن مین نے پیش کیا ہے۔ آئزن مین یہ دلیل دیتے ہیں کہ صحائف قمران عیسائیت کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ نہ کہ کسی دوسرے دور سے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان صحائف کے مصنفین ایسینین فرقہ کے ہو نہیں سکتے جو عبادت اور ریاضت کے معاملے میں تو متشدد تھے لیکن سیاسی امور میں صلح جو اور امن پسند تھے۔

ان کے بقول صحائف کے مصنفین وہ انتہا پسند تھے جنہوں نے ۶۶ء میں رومیوں کے خلاف علم انقلاب بلند کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی قیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھائی جیمز (JAMES) کے ہاتھ میں تھی جنہیں صحائف قمران میں "معلم تقویٰ" "TEACHER OF RIGHTEOUSNESS" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جیمز کا شدید ترین دشمن پولوس (PAUL) تھا جسے زندگی بھر حضرت مسیح علیہ السلام سے روشناسی تک نصیب نہیں ہوئی تھی لیکن اس نے ان کی طرف افسانوی کردار منسوب کر کے الوہیت مسیح کا ڈھونگ رچا دیا۔ اصل ابتدائی مسیحی اور حقیقی اہل کلیسا اہل قمران ہی تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کے بارے میں انتہائی جوش و خروش رکھتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ رومی سامراج کے شدید مخالف بھی تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صحائف قمران کے بعض مسودات مسادہ (MASSADA) سے بھی دستیاب ہوئے ہیں۔ یہ لوگ یہود کی بادشاہت بحال کرنے کے متمنی تھے۔ یہ ابتدائی تحریک اس جامد کلیسا سے بہت مختلف ہے جس کی تصویر انجیل پیش کر رہی ہے۔ کیا آئزن مین اپنے نظریے میں درست ہیں؟ کسی دوسرے عالم نے اس کی تائید میں ابھی تک کچھ نہیں لکھا۔ چونکہ بہت کم علماء صحائف قمران کو دیکھ پائے ہیں اس لئے ہم اس صورت حال کو اس کا معیاری ٹیسٹ قرار نہیں دے سکتے۔ گزشتہ سال کیلیفورنیا کی HUNTINGTON لائبریری نے اعلان کیا تھا کہ وہ صحائف قمران کی مائیکروفلمیں ریلیز کرے گی تا اصل صحائف قمران کو تلف کرنے کی صورت میں علم و صداقت کا خون نہ ہو سکے! وہ اصحاب جو اس تازہ کتاب کے مندرجات سے متفق نہیں انہیں بھی اس اعلان کا پُرجوش خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

نوٹ:- اس شمارہ میں صحائف قمران سے ایک صحیفہ کی تصویر ریکی جس کے حروف بھی ہیں عبارت درج کی گئی ہے۔ امکان ہے کہ صحائف قمران کی اشاعت سے مسیح ناصری علیہ السلام کی مخصوص حیثیت متاثر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی طرف منسوب ہونے والے بعض اقوال مکمل طور پر ان کے اقوال ثابت نہ ہو سکیں!

ہر دم تری ثنا کے ترانے پڑھیں گے ہم

شعلوں میں وہ جلائیں یا مسمار گھر کریں
دشمن کے اس ستم سے نہ ہرگز ڈریں گے ہم
ہرگز کبھی نہ غیر کے در پر جھکے گا سر
ذات کریم پر ہی توکل کریں گے ہم
دشمن کی آرزو ہے ہمیں دے شکست فاش
فتح و ظفر ہماری ہے ڈٹ کر لڑیں گے ہم
مشرق کا واقعہ ہو یا مغرب کی کوئی بات
اللہ کے حضور ہی رویا کریں گے ہم
جلتا رہے گا تا بہ ابد ہی محمدی دیا
اللہ کے کرم سے ترقی کریں گے ہم
ہم شیر ہیں خدا کے نہیں ہم کو کوئی ڈر
جتنا ہمیں دباؤ گے اتنا بڑھیں گے ہم
مولا کرم سے پھیر دے دنیا کے دل ادھر
ہر دم تری ثنا کے ترانے پڑھیں گے ہم
ثابت قدم رہیں گے سدا ابتلاؤں میں
انجام کار راہ خدا میں مریں گے ہم
قادر ہے کارساز ہے مولا ہے خلیق
جاں جان آفریں پہ نچھاور کریں گے ہم
(ان شاء اللہ)

خلیق بن فائق گورداسپوری

وصایا

منظوری سے قبل اسماء شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۹۰۸ ۱/ء :- میں امۃ الباسط زوجہ عبد الحلیم طاہر صاحب قوم ککے زئی پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند .... ۵۰۰۰/۰۰ روپیہ

۲۔ زیور طلائی ایک ہار۔ ایک جوڑی کانٹے۔ ایک جوڑی بالیاں۔ ۳ عدد انگوٹھیاں کل وزن ۴½ تولہ موجودہ قیمت ۱۳۹۵۰/۰۰ روپیہ

۳۔ زیور نقرئی ایک جوڑی پازیب ۶ تولہ موجودہ قیمت ۳۶۰/۰۰ روپیہ

میزان ۱۹۳۱۰/۰۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند مبلغ پچاس روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبد الحلیم طاہر خاوند موصیہ	امۃ الباسط	شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۹۱۱ ۱/ء :- میں حبیب احمد خادم ولد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کر رہا ہے۔ جس سے مجھے مبلغ ۵۹۶/- روپے تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار تجارت کرتا ہے۔ جس سے مجھے اندازاً مبلغ دو صد روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو (جو معین ہوگا) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ڈپٹی سیکرٹری بہشتی مقبرہ	حبیب احمد خادم	شاہد احمد قاضی

تحریک وقفِ نو۔ ابتدائی تعارف۔ بقیہ صفحہ ۶

اور محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کی غلام بن کر اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ اور تم چھوٹے بڑے بچے خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۷ء)

مزید فرمایا "بچوں کی یہ جو تازہ کھیپ آنے والی ہے اس میں ہمارے پاس خدا کے فضل سے بہت سا وقت ہے اور اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہیں تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور بعض تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتاد و طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں ہے تو ان کو دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

والدین سے میری پُر زور اپیل ہے کہ خدا اور اس کے رسول کے حضور پیش کرنے والے اس تحفہ کو مزین کر کے اس طرح پیش کریں کہ جس طرح خدا کی محبت کیلئے محبوب ترین چیز پیش کرنے کا حکم ہے۔ ایسا تحفہ جس کی زینت تربیت اور اصلاح میں ہم نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ہو۔ اس غرض کے لئے حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات وقتاً فوقتاً جماعت کو عطا فرمائی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ واقفین نو بچوں میں۔

(۱) :- خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔

(۲) :- اس کے محبوب اور برگزیدہ رسول ﷺ کے وہ عاشق صادق ہوں۔

(۳) :- قرآنی تعلیمات سے وہ محبت کرنے والے ہوں۔

(۴) :- نماز کا التزام کرنے والے ہوں۔

(۵) :- قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے ہوں۔

(۶) :- نظام جماعت کی اطاعت اور خلافت سے محبت کرنے والے ہوں۔

(۷) :- اعلیٰ اخلاق کے حامل ہوں وفا، دیانت، امانت، تقویٰ، قناعت، تحمل، صبر، برداشت، محنت، بلند عزم نیز تمام بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنے والے ہوں۔

(۸) :- ان کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کریں۔

(۹) :- ان باتوں سے بچنے کی انہیں تلقین کی جائے۔ جھوٹ، غصہ، بے ہودہ مذاق، دوسروں کو حقیر جاننا۔

(۱۰) :- علم کو وسیع کرنے کے لئے اچھے رسائل، کتب کے مطالعہ کی ان میں عادت پیدا کی جائے۔

(۱۱) :- اردو، عربی زبان کے علاوہ چینی، روسی، سپینش، فرانسیسی اور انگریزی زبان میں سے کوئی ایک زبان انہیں سکھائیں۔

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے بارہ میں حیدر آباد سے اطلاع دی ہے کہ انہیں کھانسی اور نزلہ کی تکلیف ہو گئی ہے۔ موصوفہ E.N.T کے ڈاکٹر کے زیر علاج ہیں۔ آنکھ کے نازک آپریشن کے بعد ایسی تکالیف نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ خاص طور پر ہر طرح کی بیماری سے محفوظ رہنے اور مکمل طور پر بینائی کی بحالی اور شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار

محمد انعام غوری

قادیان

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان میں یوم خلافت کے بابرکت جلسوں کا انعقاد

آٹرا پورم:- جماعت احمدیہ آٹرا پورم کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب احمدیہ مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت خاکسار اے عبدالرحمٰن جنرل سیکرٹری نے کی مکرم ایم ایم کویان صاحب کی تلاوت کے بعد صدارتی خطاب کے علاوہ مکرم ایم اے علی صاحب صدر جماعت۔ مکرم کے محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال اور مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔

(اے عبدالرحمٰن جنرل سیکرٹری)

آرہ:- مورخہ ۲۷ مئی کو مکرم ایس ایم تسنیم صاحب کے مکان پر جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم ایس ایم شمیم احمد صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ مکرم اقبال احمد صاحب کی تلاوت اور فضل احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم فضل احمد صاحب مکرم اقبال احمد صاحب مکرم پروفیسر امتیاز احمد صاحب نے تقاریر کیں۔

(شمیم احمد صدر جماعت آرہ)

بھدرواہ:- بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بھدرواہ میں ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ جموں وکشمیر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم ماسٹر خورشید احمد صاحب میر قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت کے بعد عزیز گوہر حفیظ فانی نے نظم پڑھی اور مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب منڈاشی نائب صدر جماعت۔ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منڈاشی زعیم مجلس انصار اللہ خاکسار ملک محمد اقبال نائب سیکرٹری تبلیغ نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ عزیز باسط رشید گنائی نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب و دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(ملک محمد اقبال نائب سیکرٹری تبلیغ)

پینکال:- مورخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں مکرم جمعہ خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمد سبحان صاحب کی تلاوت اور مکرم شفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد۔ خاکسار شمس الدین خان۔ مکرم منور احمد صاحب مکرم محمد عبدالرحمٰن صاحب مکرم جوگی خانصاحب۔ مکرم شہباز خانصاحب۔ مکرم غنی خان صاحب۔ مکرم سبحان صاحب اور مکرم انصار اللہ خانصاحب نے خلافت سے متعلق عناوین پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد رات دس بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا اس موقعہ پر احباب میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

(شمس الدین خان معلم وقف جدید)

پتہ پیریم:- مورخہ ۳۱ مئی کو احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم سی کے بیران صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سی کے ظفر اللہ صاحب نے تلاوت کی اور مکرم وی پی شفیق احمد صاحب و مکرم سی کے قمر الدین صاحب نے علی الترتیب اردو اور ملایالم نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں جب کہ محترم صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد خاکسار سی ایچ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید، مکرم پی اے محمد سلیم صاحب نائب قائد علاقہ کیرلہ، مکرم سی کے قمر الدین صاحب اور مکرم پی پی حمزہ صاحب نے تقاریر کیں صدارتی خطاب و اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

(سی ایچ عبدالرحمٰن معلم وقفِ جدید)

پورٹ بلیئر:- ۲۷ مئی کو ۲ بجے تا شام ۵ بجے لجنہ اماء اللہ پورٹ بلیئر (انڈیمان) نے جلسہ یوم خلافت خاکسار کے مکان پر منعقد کیا۔ قریباً سبھی لجنات و ناصرات نے اس میں حصہ لیا۔ مورخہ ۳۱ مئی کو جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر کے تحت زیر صدارت مکرم سلطان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مسجد میں جلسہ منعقد ہوا جس میں مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے تقاریر کیں۔ مکرم سید علوی صاحب کی تلاوت اور مکرم غلام احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ T.P. نصرت صاحبہ مکرم عبدالحکیم صاحب مکرم ٹی پی محمد طاہر صاحب سابق صدر جماعت پورٹ بلیئر۔ مکرمہ طاہرہ تنویر صاحبہ۔ خاکسار تنویر احمد خادم مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں دورانِ جلسہ عزیزہ آصفہ طلعت صاحبہ۔ عزیزہ ہاجرہ بی بی صاحبہ نے نظم پڑھی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا اور تمام بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(تنویر احمد خادم مبلغ پورٹ بلیئر)

تیماپور:- مورخہ ۲۹ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم محمد مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ مکرم سید خلیل احمد صاحب مجیب شیر معلم وقف جدید کی تلاوت اور مکرم کے شفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم سید خلیل احمد صاحب مجیب شیر مہمان خصوصی مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ بعد دعا ۱۰ بجے شب اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ غیر احمدی حضرات نے اپنے گھروں میں بیٹھ کر سنا۔

جماعت احمدیہ تیماپور کا سوشل بائیکاٹ پھر زوروں پر چل رہا ہے جس سے احباب جماعت کے کاروبار میں بھی رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے احباب جماعت سے صورت حال کے بہتر ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد مجیب شیر نائب صدر تیماپور)

جڑچرلہ:- جماعت احمدیہ جڑچرلہ نے ۷ جون کو احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا جلسہ کی صدارت مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت نے کی۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم میر احمد اشرف صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم محمد ذاکر احمد صاحب۔ مکرم میر احمد اشرف صاحب زعیم انصار اللہ۔ خاکسار مسعود احمد انیس اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ باوجود انتہائی گرمی کے احباب و مستورات و بچوں نے بڑے ذوق و شوق سے جلسہ کی کارروائی کو سنا۔

(مسعود احمد انیس معلم وقف جدید)

چنتہ کنٹہ:- ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ مکرم ظہیر الدین صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم انور احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب بابو۔ مکرم مسعود احمد صاحب خاکسار شوکت انصاری مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔

(شوکت انصاری مبلغ سلسلہ)

سکندرآباد:- ۷ جون کو جماعت احمدیہ سکندرآباد نے جلسہ یوم خلافت احمدیہ مسجد الدین بلڈنگ میں زیر صدارت مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ بعد نماز عصر منعقد کیا۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم وحید الدین صاحب شمس کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(بشیر الدین الٰہ دین سیکرٹری تبلیغ و تربیت سکندرآباد)

سری نگر:- ۲۹ مئی کو جماعت احمدیہ سری نگر نے جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم فضل احمد صاحب منعقد کیا خاکسار کی تلاوت اور مکرم عبدالاحد صاحب بٹ کی نظم خوانی کے بعد مکرم میر مبارک احمد صاحب، مکرم محمد یوسف خان صاحب ڈی ایس پی، خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب نے تقاریر کیں اور مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے نظم پڑھی آخر پر صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کرائی۔

(غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ)

شموگہ:- ۳۰ مئی کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ شموگہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب

صدر جماعت شموگہ منعقد ہوا۔ مکرم میر موسیٰ حسین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم میر سراج الحق صاحب کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ جاری ہوا۔ جس میں علی الترتیب مکرم شیخ معین احمد صاحب۔ مکرم میر سراج الحق صاحب۔ مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ خاکسار مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد رات ۵ء۴۵-۱۰ پر اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

شاہجہانپور :- ۲۷ر مئی کو چار بجے سہ پہر جماعت احمدیہ شاہجہانپور نے احمدیہ مسلم مشن میں جلسہ یوم خلافت خاکسار کی صدارت میں منعقد کیا۔ مکرم مشتاق خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت اور مکرم طاہر احمد قریشی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مشتاق خان صاحب اور مکرم طاہر احمد صاحب قریشی نے تقاریر کیں۔ بعد مکرم محمد شفیع خان صاحب نے نظم سنائی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

(شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ)

کانپور :- ۲۷ر مئی کو جماعت احمدیہ کانپور نے جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم حاجی محمد زاہد صاحب سیکرٹری امیر جماعت احمدیہ یو پی منعقد کیا۔ مکرم محی الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ ازاں بعد مکرم محمد رئیس صاحب صدیقی۔ مکرم محمد احمد خان صاحب نے تقاریر کیں اور خاکسار نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(محمد ظفر عالم خان سیکرٹری امور عامہ کانپور)

کلکتہ :- ۳۱ر مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ و مغربی بنگال منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز مکرم رحمت اللہ صاحب آف انڈمان کی تلاوت بعد ترجمہ سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم شہزادہ پرویز صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ ازاں بعد خاکسار محمد فیروز الدین انور نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور مکرم مولوی امان اللہ صاحب خادم سلسلہ۔ مکرم نور الدین آزاد صاحب۔ مکرم مولوی نور احمد صاحب مکرم منیر احمد صاحب بانی۔ مکرم محمود عالم صاحب اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ عزیز ساجد احمد باقی و مکرم منظر احمد صاحب بانی۔ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اور بعض اشعار سنائے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(محمد فیروز الدین انور سیکرٹری تعلیم و تربیت کلکتہ)

کوچیلین :- ۳۱ر مئی کو جماعت احمدیہ کوچیلین کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب و عشاء مشن ہاؤس میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم محمد لئیس صاحب شروع ہوا۔ مکرم امتیاز صاحب کی تلاوت کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ خاکسار فاروق احمد۔ مکرم کے پی عبد الکریم صاحب اور مکرم جوزف صادق صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(محمد فاروق خادم سلسلہ احمدیہ کوچیلین)

کرڈاپلی :- ۲۷ر مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ کرڈاپلی کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم شیخ علی صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم محمود احمد خان صاحب و فضل الحق خان صاحب نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم محمد سمیع صاحب مکرم رشید احمد صاحب مکرم عبد الرحمن خان صاحب اور مکرم مولوی شیخ عبد العلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ بعدہٗ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(شمس الحق خان معلم وقف جدید)

چوتھی مجلس مشاورت بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال چوتھی مجلس مشاورت بھارت کا انعقاد ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو قادیان میں ہوگا۔

امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ (۱) :- قواعد کے مطابق نمائندگان کا انتخاب کر کے شوریٰ میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔

(۲) :- اس شوریٰ کے لئے تجاویز مقامی جماعتوں کی منظوری کے بعد ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۲ء سے قبل سیکرٹری شوریٰ کو بھجوا دیں۔ ۳۰ر اکتوبر کے بعد ملنے والی تجاویز ایجنڈے میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

(سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت)

منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال ۹۳-۱۹۹۱ء

برائے سال ۹۳-۱۹۹۱ء کے لئے درج ذیل قائدین مجالس کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

نام مجلس	قائد
برہ پورہ	مکرم اشفاق احمد صاحب
براز لو	” امتیاز احمد صاحب
بھاگلپور	” سید آفتاب عالم صاحب
شورت	” فاروق احمد صاحب بٹ
یکی پورہ	” قریشی حافظ الطاف صاحب
مرکرہ	” ایم بی امیر احمد صاحب
کلکتہ	” ایس ڈی احمد سلیم صاحب
پیادا کاڈ	مکرم وی پی فیروز صاحب
منگلور	” ایم برکت اللہ صاحب
بلاری	” فرقان احمد صاحب
چارکوٹ	” محمد احمد طاہر بھٹی صاحب
آرہ	” فضل احمد صاحب
کانپور	” ارشاد احمد خان صاحب

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

درخواست ہائے دعا

(۱) :- ایک عرصہ دراز سے گلبرگہ میں بارش نہیں ہوئی۔ اب تو یہ نوبت آچکی ہے کہ شہریوں کو پینے کے پانی کے لئے بھی شدید مشکل درپیش ہے۔ بارشوں کے بروقت نہ ہونے کی وجہ سے فصل کی تخم ریزی کا کام رک گیا ہے۔ اور ہیضہ و یرقان جیسی جان لیوا بیماریاں بکثرت پھیل رہی ہیں۔ احباب کرام جماعت احمدیہ اور قارئین اخبار بدر سے مودبانہ التماس ہے کہ وہ خدا کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ گلبرگہ پر باران رحمت فرمائے آمین۔

(قریشی عبد الحکیم ایم اے سابق قائد جماعت گلبرگہ)

(۲) :- مکرم محمد یوسف صاحب قریشی تیاپوری جو آندھرا پردیش ہائیکورٹ (حیدر آباد) میں بفضلہ تعالیٰ اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں عنقریب اپنے محکمہ کے ایک امتحان میں بیٹھ رہے ہیں۔ برادرم موصوف کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خورشید احمد انور۔ ناظم وقف جدید قادیان)

(۳) :- میری دختر رضیہ روزی ادریس نے امسال ہائی سکول آنرز کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ پاس کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزہ کے لئے ہر جہت سے برکات کا موجب فرمائے۔ آمین۔

(محمد ادریس چودھری ویلڈ اسٹا۔ جارجیا۔ امریکہ)

(۴) میری اہلیہ سیدہ ذکریا بیگم صاحبہ عرصہ دراز سے گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اہلیہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ابو السمیع کرشک۔ تیاپوری)

منقولات (بلا تبصرہ)

حالات سازگار بنانے کیلئے اسرائیل اور سعودی عرب کے درمیان معاہدہ

اس ماہ ۲سو سعودی سیّاح بیت المقدس جائینگے

مقبوضہ بیت المقدس۔ رائٹرز۔ فرانسیسی رسالے "لوموںڈ" (LAMONDE) نے کل سعودی حکومت کی طرف سے ہونے والی ان کوششوں کی نئی تفاصیل شائع کی ہیں۔ جو سعودی عرب، مسلمانوں اور عرب، اور صیہونی طاقتوں کے درمیان حالات کو سازگار بنانے کی خاطر کر رہا ہے۔

اس رسالے نے اپنی خبر میں یہودی حکومت اور تل ابیب کے درمیان ہونے والے خفیہ اقدامات پر روشنی ڈالی ہے۔ نیز اُس خبر کے بارہ میں مزید معلومات دی ہیں جو اخبار "العرب" نے اس سے قبل شائع کی تھی جو خادم الحرمین الشریفین کے واشنگٹن میں سفیر بندر بن سلطان اور سعودی عرب کے صیہونی طاقتوں کے پاس خاص نمائندے اسحاق بن سخوطہ کے رول بارہ میں تھیں۔

رسالہ "لوموںڈ" نے (جو کہ فرانس کی میں جاسوسی کے ایک ادارے "لوموںڈ" کا رسالہ ہے) بتایا ہے کہ سعودیہ اور اسرائیل کے یہ تعلقات ایک سال قبل شروع ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ آجکل سعودی سیاحوں کی پہلی کھیپ کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں جو موجودہ گرمیاں عرب مقبوضہ علاقوں میں گذارنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ رسالے نے اس طرف کوئی اشارہ نہیں کیا کہ اس منصوبہ کے لئے سعودیہ کتنی مالی امداد دے رہا ہے۔ تاہم یورپ کے باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ کئی سعودی شخصیات جلالۃ الملک فہد کی تائید اور مدد سے آج کل ایسے کئی تجارتی منصوبوں کا جائزہ لے رہے ہیں جو فلسطین میں شروع کئے جائیں گے اور یہ منصوبے کئی شکلیں اختیار کریں گے

رسالے "لوموںڈ" کے مطابق سیاحت کے میدان میں ہونے والی پے در پے تیاریوں کے سلسلہ میں "زیارۃ" نامی اسرائیلی سیاحتی کمپنی کام کر رہی ہے جس کا مالک اسرائیلی اسلحہ کا تاجر یعقوب نمرودی ہے۔ یہ شخص ساری دنیا میں تجارتی منڈیوں اور سیاسی دلالیوں میں مشہور ہے، اور اس کا ایران کو صیہونی اسلحہ دلانے اور یرغمالیوں کے بارہ میں ایران اور امریکہ کے درمیان سمجھوتہ کروانے میں بڑا کردار تھا۔ "لوموںڈ" رسالہ کے مطابق "زیارۃ" نامی کمپنی سعودی عرب کے ان پہلے سیّاحوں کے استقبال کے لئے پوری طرح تیاری کر چکی ہے جو بیت المقدس کی سیر کے خواہاں ہیں۔

ان کوششوں کو کامیاب کرنے کے لئے اس بات کا بشدت انتظار ہے کہ اس ماہ (جون) میں ۲۰۰ سعودی سیاح بیت المقدس اور قُبۃ الصخرہ دیکھنے آئے۔ اس سلسلہ میں "میر قبلان" نامی سیاحی کمپنی کا افسر اسرائیلی اداروں کی مدد سے ان سعودیوں کے لئے ویزوں کے حصول کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں وہ اسحاق بن ادریس سخوطہ کی بھی مدد لے رہا ہے جو رابطہ عالم اسلامی کا ممبر ہے اور دو ہفتوں سے زیادہ عرصہ سے تل ابیب میں مقیم ہے۔ قبل ازیں بھی "العرب" اخبار نے اس کے گندے کردار کی طرف جو اس نے اسرائیل میں سعودی نمائندہ کی حیثیت سے ادا کیا تھا، اشارہ کیا تھا۔

اگرچہ ابن سخوطہ نے بیت المقدس کے اپنے اس سفر کی غرض کو یہ بہانہ بنا کر چھپانے کی کوشش کی ہے کہ وہ سعودی حکمران کی طرف سے قبۃ الصخرہ کی مرمت کے اخراجات وغیرہ کا جائزہ لینے کی غرض سے بیت المقدس آیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے یہاں پر سیاحتی مقامات کا دورہ کیا ہے اور اسرائیل کی سیاحت کے شعبہ کے افسران سے بات چیت کی ہے، جن میں سے ایک صیہونی مجلس کے صدر اسحاق حصیر نزدع ہے جسے اس نے خادم الحرمین کا سلام بھی پہنچایا ہے۔

سخوطہ نے اپنے اخباری بیانات میں کہا ہے کہ اس کی مقبوضہ علاقوں کی زیارت۔ دراصل مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کیلئے کوششوں کے ضمن میں ہے۔ اگرچہ سعودی اداروں نے سخوطہ کی خبروں اور سرگرمیوں کو پوری طرح چھپانے کی کوشش کی ہے۔ مگر اسرائیلی ذرائع ابلاغ نے ان خبروں کو بھرپور کوریج دیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ سعودی نمائندہ سعودی حکام کا بہت مقرب ہے خصوصاً خادم الحرمین کا بہت مقرب ہے جسکی طرف سے

(باقی صـ۱۲ پر)

الأصل و الصورة

الموفد السعودي اسحاق سخوطة يشد على ايدي صديقه الحميم الحاخام الاسرائيلي الذي رتب معه اجراءات التطبيع واستقبال السياح السعوديين الصورة نشرت في عدة صحف وليست من ارشيف احد ومن شابه سيده فما ظلم!

سعودی نمائندہ اسحاق سخوطہ اپنے اسرائیلی دوست حاخام دافید روزن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے۔

اتفاق سعودي إسرائيلي على التطبيع

مائتا سائح سعودي يزورون القدس هذا الشهر

القدس المحتلة - العواصم - وكالات - نشرت دورية «لوموند» الفرنسية امس تفاصيل جديدة عن الجهود السعودية من اجل تطبيع العلاقات بين العرب والمسلمين من جهة، والكيان الصهيوني من جهة اخرى.

وسلطت الجريدة في خبر لها الضوء على ما يجري في الخفاء من ترتيبات بين الحكومة السعودية وتل ابيب، واضافت معلومات اخرى حول ما سبق ان نشرناه في «العرب» عن دور سفير خادم الحرمين الشريفين في واشنطن بندر بن سلطان والمبعوث السعودي الخاص الموجود في الكيان الصهيوني «اسحاق بن سخوطة».

وقالت دورية «لوموند» التي تصدرها «مؤسسة «لوموند» الفرنسية المتخصصة بقضايا المخابرات ان الاتصالات السعودية مع اسرائيل بدأت قبل سنة وان استعدادات تتخذ الان للبدء باستقبال اولى دفعات السياح السعوديين الراغبين في تمضية الصيف في الاراضي العربية المحتلة ومع ان الصحيفة لم تشر الى دور الحكومة السعودية في تمويل المشروع الا ان مصادر مطلعة في اوروبا قالت ان اشخاصا سعوديين وبدعم من جلالة الملك فهد يدرسون حالياً جدوى العديد من المشاريع التجارية في فلسطين المحتلة وان هذه المشاريع تاخذ اشكالاً عدة

وفيما يتعلق بالاستعدادات المتوالية على حد قول الصحيفة للتعاون في مجال السياحة قالت «لوموند» ان وكالة السياحة الاسرائيلية المسماة «زيارة» والتي يملكها تاجر السلاح الاسرائيلي يعقوب نمرودي، وهذا الشخص معروف في اسواق التجارة والسمسرة السياسية في العالم وله اكثر من دور مشبوه في قضيتي تزويد ايران بالسلاح الصهيوني وايضا في ترتيبات الاتفاق الامريكي الايراني حول مسالة الرهائن وتمضي «لوموند» القول ان «زيارة» صارت جاهزة لاستقبال الافواج الاولى من السياح السعوديين بمدينة القدس

وتتويجاً لهذه المجهودات اصبح منتظراً في هذا الشهر «يونيو» ان يفد على القدس مائتا سائح سعودي لزيارة المدينة المقدسة وقبة الصخرة، وفي هذا الاطار يعمل المسؤول عن مكتب وكالة السياحة المسمى «مير قبلان» على استخراج تاشيرات خاصة لهؤلاء السعوديين بمساعدة السلطات الاسرائيلية، وبالتنسيق مع اسحق ادريس سخوطة عضو رابطة العالم الاسلامي التي تتخذ من الرياض في المملكة العربية السعودية مقرا رئيسياً لها والموجود في تل ابيب منذ اكثر من اسبوعين والذي اشارت «العرب» الى دوره القذر كموفد سعودي لاسرائيل

ومع ان سخوطة قد غلف زيارته للقدس بستار معاينة متطلبات ترميم قبة الصخرة موفداً من العاهل السعودي لهذا الغرض لكنه في حقيقة الامر زار مناطق سياسية والتقى مع شخصيات سياسية اسرائيلية ومنهم رئيس الكيان الصهيوني نفسه اسحق هيرتزوغ الذي نقل اليه تحيات خادم الحرمين'

وادلى سخوطة بتصريحات صحفية قال فيها ان زيارته للاراضي المحتلة تدخل ضمن اطار تدعيم سبل السلام في الشرق الاوسط وحاولت السلطات السعودية التكتم على اخبار وانشطة سخوطة وعالجتها بسرية تامة، الا ان وسائل الاعلام الاسرائيلية عملت على تغطيتها بشكل مكثف واصفة المبعوث السعودي بانه مقرب جدا من المسؤولين السعوديين ومن خادم الحرمين الذي لم يصدر عنه اي رد فعل

ويحتفظ الموفد سخوطة بعلاقات ممتازة مع الحاخام الاسرائيلي دافيد روزن مدير جمعية محاربة اساءة السمعة لليهود وهي جهة تتخذ من هذا الشعار واجهة للدخول في مشاريع وخطط مخالفة تماماً لمسماها ويعتقد ان حاخامها هذا ربما يكون ممن زاروا المملكة العربية السعودية اكثر من مرة سراً او علانية

(اخبار العرب لندن یکم جون ۱۹۹۲ء خبر کی فوٹو کاپی)

مراکش کے سفیر لندن میں

یہودی ہیکل کی تعمیر کیلئے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں

السفير المغربي يتحدث في الحفل وامامه شموع مضيئة كعادة اليهود.

مراکشی سفیر تقریر کرتے ہوئے ان کے سامنے یہودی تقلید کے مطابق شمعیں روشن نظر آرہی ہیں۔

السفير المغربي يجمع التبرعات لبناء

هيكل يهودي في لندن

لندن ـ قالت صحيفة «جويش كرونيكل» اليهودية في عددها الاخير ما يلي:

«وعد السفير المغربي خليل حداوي بان يقدم مساعدات عملية لمشروع بناء اول مركز دائم لجماعه بوارت يوسف اليهودية. وقال السيد حداوي (في كلمة القاها في احتفال «هللوا له» الذي اقيم في فندق هيلتون لانغهام في وسط لندن) انه سيتخذ ترتيبات لتكليف صناعيين مغاربة بان يساعدوا في بناء الهيكل وادماج موزاييك مغربي تقليدي في اول معبد يتم انشاءه لاجل هذه الجماعة اليهودية.

وقد تم خلال هذا الاحتفال جمع حوالي ٢٠ الف جنيه لهذه الجماعة التي تبحث عن مقر لنفسها في منطقة هندون بشمال لندن وتعقد هذه الجماعة اجتماعاتها حالياً في مركز ياكار التعليمي.

هذا وقد شملت المبالغ التي تم جمعها في هذه الحفلة مبلغ ٩٠٠ جنيه استرليني تم الحصول عليه عندما بيعت سجادة اهداها السفير المغربي في مزاد علني

لندن ـ یہودی رسالے "جیوش کرونیکل" نے اپنے گذشتہ شمارے میں درج ذیل خبر شائع کی ہے۔

"مراکش کے سفیر خلیل حداوی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ یہودی جماعت "بورات یوسف" کے پہلے دائمی مرکز کی تعمیر کے لئے عملی مدد کریں گے۔ جناب حداوی نے اپنے خطاب میں (جو انہوں نے لندن کے وسط میں موجود ہلٹن ہوٹل۔ لانگھم میں کیا) کہا کہ وہ عنقریب بعض مراکشی معماروں کو اسبات پر تیار کر رہے ہیں کہ وہ اس ہیکل کی تعمیر میں مدد دیں اور اس یہودی جماعت کے پہلے معبد میں مراکشی کے تقلیدی موازییک شامل کریں۔ (موازییک۔ غالباً کوئی خاص مراکشی تعمیراتی فن ہے)۔

اس جلسہ میں ۲۰ ہزار پاؤنڈ کے قریب رقم اس یہودی جماعت کے لئے جمع کی گئی جو شمالی لندن کے علاقے ہنڈون میں اپنا مرکز قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ جماعت آجکل اپنے اجلاسات یاکار کے تعلیمی مرکز میں کرتی ہے۔

یاد رہے کہ اس رقم میں جو اس جلسہ میں جمع ہوئی ۹ سو پاؤنڈ ایسے ہیں جو اس مصلی (جائے نماز) کو نیلام کر کے حاصل کی گئی جسے مراکشی سفیر نے اس یہودی جماعت کو پیش کیا تھا

(اخبار "العرب" لندن یکم جون ۱۹۹۲ء صـ۱)

بقیہ صفحہ ۱۱

ابھی کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوا۔

یاد رہے کہ سخوطہ کے اسرائیلی حاخام داود رودزن کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں جو "محاربة إساءة السمعة لليهود" نامی تنظیم کا انچارج ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ شخص بھی ان لوگوں میں سے ہے۔ جو سعودیہ کا کئی بار خفیہ یا علانیہ دورہ کر چکے ہیں

(اخبار "العرب"۔ یکم جون ۱۹۹۲ء بروز سوموار صـ۱ لندن)

مضمون ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینیجر کے نام (ایڈیٹر)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
پروپرائیٹرز:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
PHONE :- 04524 - 649.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS-EXPORTERS- IMPORTERS.
HIGHLY FASHION LADIES MADE - UP.
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES.
AND SOLID BRASS NOVELTIES, GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI -110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643-
FAX:- 91-11-3755121 SHELKA NEW DELHI

بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے (ترمذی)
C.K.ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

ارشادِ نبوی
اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ
(گناہ پر پشیمان ہونا ہی اصل توبہ ہے)
—— (منجانب) ——
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- مینگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO
OFF:- 6378622
RESI:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOOD OF ALL KINDS).
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099.

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
—— (کشتی نوح) ——
NIR
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
CALCUTTA - 700015
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل سینڈ ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے ——!!

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
—— (پیشکش) ——
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بائی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206